161764 ـ مطلقہ عورت شادی کرنا چاہتی ہے لیکن طلق کا پیپر دو یا تین برس سے قبل نہیں مل سکتا

سوال

میں اٹلی میں مقیم ہوں اور ایک برس قبل میری شادی ہوئی لیکن ہماری زندگی اجیرن بن کر رہ گئی اور خاوند نے مجھے گھر سے نکال دیا حالانکہ گھر کا کرایہ میں ادا کرتی تھی، میں نے جا کر دوسرا فلیٹ کرایہ پر لے لیا اور اس کی بیٹی کو جنم دیا، ہم حقیقی طور پر طلاق یافتہ ہیں، لیکن قانونی طور پر اس کے لیے ایک لمبا وقت درکار ہے مجھے طلاق کا پیپر حاصل کرنے کے لیے دو یا تین برس لگ جائیں گے میرا خاوند بچی کا خرچ بھی ادا نہیں کرتا، اس نے کہا ہے کہ جب سے تم گھر سے نکلی ہو تمہیں طلاق ہو چکی ہے.
میری اس وقت عمر پنتیس برس ہے اور میرا ایک رشتہ ایسے شخص نے مانگا ہے جو سارے حالات کا علم بھی رکھتا ہے اب بتائیں میں کیا کروں ؟
اس شخص نے تجویز پیش کی ہے کہ ہم کسی اسلامک سینٹر میں جا کر اسلامی طریقہ سے نکاح کر لیں جب تک کہ مجھے قانونی طور پر طلاق نہیں ملتی، برائے مہربانی آپ مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں ؟
اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب مرد اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور خاوند کے رجوع کیے بغیر عورت کی عدت گزر جائے تو وہ عورت خاوند سے بائن ہو کر نکاح سے نکل جاتی ہے، اور اس کے کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرنا جائز ہو جاتا ہے.

اس مسئلہ میں شرعی طور پر اصل یہی ہے لیکن جب نکاح اور طلاق کی توثیق پر بیوی اور خاوند کے حقوق کا انحصار ہے اور اس کے نتیجہ میں حقوق مرتب ہوتے ہیں اور ان کی اولاد کے حقوق کا انحصار بھی اسی پر ہے، اور بیوی تہمت سے بچ سکتی ہے تو یہ توثیق کرانی واجب ہے، اور اس کا ترک کرنا حرام ٹھہرےگا.

ام القری یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر احمد بن عبد الرزاق الکبیسی کہتے ہیں:

" گواہی اور اعلان کے ساتھ نکاح کی توثیق کراونی ضروری ہے، اور سد الذریعہ کے لیے تو عدالتوں سے اس کی توثیق ضروری ہو جاتی ہے تا کہ شک و شبہ اور خرابیوں کو ختم کیا جا سکے، اور حق زوجیت ثابت ہو، اور اگر انہیں اولاد حاصل ہو تو اولاد کے نسب کے اقرار کے لیے نکاح کی توثیق ضروری ہے.

اور عقد نکاح نکاح رجسٹرار کے پاس ہو اور اس کی توثیق کروائی جائے تا کہ ہم اوپر جو حقوق بیان کر چکے ہیں وہ ثابت کیے جا سکیں، اور شك و شبہ کو ختم کیا جائے اور خاندان کو لوگوں کی بدزبانی سے محفوظ کیا جا سکے، اور پھر شریعت مطہرہ بھی اس کا تقاضہ کرتی اور حکم بھی دیتی ہے " انتہی

ماخوذ از: الاسلام الیوم ویب سائٹ.

مزید آپ سوال نمبر (129851) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں.

آپ کا طلاق کے پیپر آنے سے قبل شادی کرنا ہو سکتا ہے دو خرابیوں کا باعث بنے:

پہلی خرابی:

آپ کا پہلا خاوند آپ کے شرف اور عفت و عصمت میں طعن کرتے ہوئے طلاق سے انکار کر دے کہ اس نے تو طلاق دی ہی نہیں، اور یہ دعوی کرے کہ ابھی تو تم اس کے نکاح میں ہی ہو.

دوسری خرابی:

دوسرا خاوند آپ کے حقوق کی ادائیگی سے ہی بھاگ جائے، اور آپ سے شادی سے ہی انکار کر دے کہ اس نے شادی کی ہی نہیں.

فساد اور فتنہ کی منتشر ہونے اور ذمہ داری کا پاس نہ ہونے کی بنا پر یہ چیز کوئی بعید نہیں ہے.

لیکن اگر ان دونوں خرابیوں کے پیدا ہونے کا احتمال نہیں اور آپ کے حقوق کے ثبوت کے لیے اسلامك سینٹر کافی ہے، اور آپ اب شادی کی ضرورت محسوس کرتی ہیں تو پھر آپ کے لیے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ جو چیز سد ذریعہ کے لیے حرام ہو وہ ضرورت اور راجح مصلحت کی بنا پر مباح ہو جاتی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جو چیز سد الذریعہ کے باب سے ہے اگر اس کی ضرورت نہیں تو اس سے منع کیا جائیگا، لیکن اگر اس کی ضرورت اور مصلحت ہو جس کے بغیر وہ حاصل ہی نہیں ہو سکتی تو پھر اس سے نہیں روکا جائیگا " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (23 / 214).

آپ کسی ایسے شخص کو بطور خاوند اختیار کریں جو دین اور اخلاق کا مالك ہو، اور آپ کی حفاظت کرے اور خیال بھی رکھے.

والله اعلم.